-تاریخ و سیر جناب عبدالرشید عراقی

برصغیر پاک و ہند میں علم حدیث اور علمائے اہلحدیث کی مساعی

شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۱۰۵۲ھ)

حضرت شیخ محمد طاہر پٹنی کے بعد علم حدیث کی نشر و اشاعت کے سلسلہ میں شیخ عبدالحق بن سیف الدین بخاری کا نام آتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق ۹۵۸ھ (بمطابق ۱۵۵۱ء) کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد شیخ سیف الدین سے حاصل کی، اس کے بعد مختلف اساتذہ کرام سے اکتساب فیض کیا۔ ۲۲ سال کی عمر میں تکمیلِ تعلیم کے بعد حرمین شریفین کے لیے روانہ ہوئے۔ راستہ میں احمد آباد میں شیخ وجیہ الدین علوی گجراتی (م ۹۹۸ھ) کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی صحبت سے فیض حاصل کیا۔

۹۹۶ھ میں آپ حجاز پہنچے اور مولانا عبدالوہاب متقیؒ کی صحبت اختیار کی۔ مولانا عبدالوہاب کا شمار عدیم المثال علماء میں ہوتا تھا اور مولانا نے اپنے علمی تبحر کا سکہ حجاز، یمن اور شام سے منوایا تھا۔

حضرت شیخ عبدالحق نے تفسیر، حدیث، فقہ و اصولِ فقہ کی تعلیم حاصل کی۔ حجاز سے واپسی کے بعد آپ نے دہلی میں (۱۰۰۰ھ) مسند درس و ارشاد بچھا دی۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

"حجاز سے واپسی پر شیخ عبدالحق نے دہلی میں مسند درس و ارشاد بچھا دی شمالی ہندوستان میں اس زمانہ میں یہ پہلا مدرسہ تھا جہاں سے شریعت و سنت کی آواز بلند ہوئی۔ اس مدرسہ کا نصابِ تعلیم دوسری درس گاہوں سے بالکل مختلف تھا۔ یہاں قرآن و حدیث کو تمام علوم دینی کا مرکزی نقطہ قرار دے کر تعلیم دی جاتی تھی، فرمایا کرتے تھے ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گوئم
نہ بشم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گوئم

(حیات شیخ عبدالحق محدث ص ۱۲۵)

درس و تدریس کا یہ ہنگامہ شیخ محدث نے اپنی زندگی کے آخری لمحات تک برپا رکھا۔ ان کا مدرسہ نہ صرف دہلی میں بلکہ سارے شمالی ہندوستان میں ایک امتیازی شان رکھتا تھا۔ سینکڑوں کی تعداد میں طلباء استفادہ کے لیے جمع ہوتے تھے اور متعدد اساتذہ درس و تدریس کا کام انجام دیتے تھے۔

شیخ محدث کا یہ دارالعلوم اس طوفانی دور میں شریعتِ اسلام اور سنتِ نبویؐ کی سب سے بڑی پشت پناہ تھا۔ مذہبی گمراہیوں کے بادل چاروں طرف منڈلائے۔ مخالف طاقتیں بار بار اس دارالعلوم کے بام و در سے آکر ٹکرائیں۔ لیکن شیخ محدث کے پائے ثبات میں ذرا بھی جنبش پیدا نہ ہوئی۔ ان کے عزم و استقلال نے وہ کام انجام دیا جو ان حالات میں ناممکن نظر آتا تھا۔ بقول حکیم الامتؒ ؎

ہوا ہے گو تند و تیز لیکن چراغ اپنا جلا رہا ہے
وہ مردِ درویش جس کو حق نے دیے ہیں اندازِ خسروانہ

درس و تدریس کے ساتھ ساتھ حضرت شیخ نے تصنیف و تالیف کی طرف بھی پوری توجہ کی اور آپ نے تفسیر، تجوید، حدیث، عقائد، فقہ، تصوف، اخلاق، اعمال، فلسفہ و منطق، تاریخ، سیر، نحو، خطبات، مکاتیب، اشعار اور ذاتی حالات پر تقریباً ۶۰ کے قریب کتابیں لکھی ہیں۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی نے "حیاتِ شیخ عبدالحق" میں بترتیب حروف تہجی ص ۲۱۶ تا ۲۱۹ مکمل فہرست دی ہے۔

علمِ حدیث کے سلسلہ میں آپ نے جو گرانقدر خدمات انجام دی ہیں اس کے متعلق مولانا سید عبدالحیؒ (م ۱۳۴۱ھ) لکھتے ہیں:

"فنِ حدیث کی نشر و اشاعت کے لیے اللہ تعالیٰ نے شیخ عبدالحق محدث دہلوی بن سیف الدین بخاری (م ۱۰۵۲ھ) کو منتخب فرمایا۔ ان کے ذریعہ علمِ حدیث کی اشاعت بہت عام ہوئی۔ دارالسلطنت دہلی میں مسندِ درس آراستہ فرمائی اور اپنی ساری کوشش و صلاحیت اس علم کی

نشر و اشاعت پر صرف فرمائی۔ ان کی مجلس درس سے بہت سے علماء نے فن حدیث کی تکمیل کی اور بہت سی کتابیں بھی فن حدیث میں تصنیف فرمائیں۔ شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اس علم کی نشر و اشاعت میں بڑی جد و جہد کی۔ ان کی ذات اور ان کے علم سے اللہ نے بندوں کو بہت نفع پہنچایا۔ فن حدیث کی نشر و اشاعت میں ان کی جد و جہد اپنے پیشرو سے اس قدر نمایاں و ممتاز تھی کہ لوگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ حدیث کو ہندوستان میں سب سے پہلے لانے والے ہی شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ ہیں"۔ [۱]

مولانا عطاء اللہ حنیف فرماتے ہیں:

"فیخ محمد بن طاہر پٹنی (م ۹۸۶ھ) اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی (م ۱۰۵۲ھ) نے فن حدیث کی خدمت اور تشریح میں ہی اپنی عمریں صرف کر دیں تاکہ لوگ کتاب و سنت سے براہ راست استفادہ کر کے ان فقہاء کے بے دلیل فتووں اور صوفیوں کے فریب کارانہ ہتھکنڈوں سے نجات حاصل کر سکیں"۔ [۲]

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ (م ۱۳۷۵ھ) لکھتے ہیں:

"شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے بہت سے مسائل میں فقہائے حنفیہ کے مقابلے میں اہل حدیث کی جانب کو ترجیح دی ہے"۔ [۳]

دارا شکوہ نے آپ کو بسلسلہ ترویج علوم حدیث "امام محدثان وقت" کا خطاب دیا۔ خافی خان لکھتا ہے:

"در کمالات صوری و معنوی و تحصیل علوم عقلی و نقلی خصوص تفسیر و حدیث در تمام ہندوستان ثانی نداشت"۔ [۴]

اور مولانا ابوالکلام آزاد (م ۱۳۷۷ھ) لکھتے ہیں:

"حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی جس دور علم و تعلّم کے بانی ہوئے اس کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ علم حدیث کے متعلق فارسی زبان میں جو ملک

---

[۱] اسلامی علوم و فنون ہندوستان میں ص ۱۹۷ [۲] امام شوکانی ص ۶ [۳] تاریخ اہل حدیث ص ۳۸۹۔
[۴] منتخب اللباب ص ۵۵۱ بحوالہ حیات شیخ عبدالحق ص ۲۸۳

کی عام زبان تھی، تصنیف و تالیف کی بنیاد ڈالی گئی"۔ ؎۱

اور عربی سے فارسی میں ترجمہ کرنے کی حضرت شیخ کو بڑی مہارت حاصل تھی۔

مولانا السید نواب صدیق حسن خاں (۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں :

"در ترجمہ عربی بفارسی یکے از افراد ایں امت است، مثل او دریں کار و بار خصوصاً دریں روزگار احدے معلوم نیست"۔ ؎۲

حضرت شیخ عبدالحق محدث نے احادیث پر جو کتابیں تصنیف کی ہیں اس کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ (فارسی) مطبوعہ
۲۔ لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح (عربی) غیر مطبوعہ
۳۔ ترجمۃ الاحادیث الاربعین فی نصیحۃ الملوک والسلاطین (فارسی) غیر مطبوعہ
۴۔ جامع البرکات منتخب شرح المشکوٰۃ (فارسی عربی) غیر مطبوعہ
۵۔ جمع الاحادیث الاربعین فی ابواب علوم الدین (عربی) غیر مطبوعہ
۶۔ رسالہ اقسام الحدیث (عربی) غیر مطبوعہ
۷۔ رسالہ شب برات (فارسی) غیر مطبوعہ
۸۔ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ (عربی) مطبوعہ
۹۔ الاکمال فی اسماء الرجال (عربی) غیر مطبوعہ
۱۰۔ شرح سفر السعادت (فارسی) مطبوعہ
۱۱۔ اسماء الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب المشکوٰۃ (عربی) غیر مطبوعہ
۱۲۔ تحقیق الاشارۃ فی تعمیم البشارۃ (عربی) غیر مطبوعہ
۱۳۔ ترجمہ مکتوب النبی (عربی) مطبوعہ

یہاں صرف حضرت شیخ کی درج ذیل تصانیف کا تعارف پیش خدمت ہے :

۱۔ اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ ۲۔ لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح ۳۔ جامع البرکات منتخب شرح المشکوٰۃ ۴۔ ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ، ۵۔ الاکمال فی اسماء الرجال ۶۔ شرح سفر السعادت

؎۱ تذکرہ ابوالکلام ؎۲ اتحاف النبلاء

اشعۃ اللمعات فی شرح المشکوٰۃ:

فارسی زبان میں مشکوٰۃ کی نہایت جامع اور مکمل شرح ہے۔ شیخ محدث نے ۱۰۱۹ھ میں لکھنی شروع کی اور ۱۰۲۵ھ میں ۶ سال میں شرح مکمل ہوئی۔

اور اس شرح کا لکھنے کا خیال جن حالات میں پیدا ہوا اس کے متعلق حضرت شیخ فرماتے ہیں:

"بعد از رجوع از حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفاً و تعظیماً و حصولِ اجازتِ روایتِ حدیث از مشائخ آں دیار شریف چوں توفیق و تائید الٰہی تعالیٰ دستگیری کرد و در خدمت ایں علم شریف در مقام استقامت بنشاند خواست کہ کتاب مشکوٰۃ المصابیح را کہ دریں روزگار بسمت تداول و اشتہار موسوم است شرح کند و از خواہد آنچہ کہ در کتب قوم دیدہ و از مشائخ وقت شنیدہ با بخاطر فاترے رسیدہ بطالبان برساند۔" [۱]

اشعۃ اللمعات ۴ جلدوں میں مطبع نولکشور لکھنؤ سے شائع ہو چکی ہے۔ ان چار جلدوں میں مضامین کی ترتیب یہ ہے:

جلد اول میں علم حدیث و محدثین پر ۳۹ صفحات کا ایک مقدمہ ہے۔ جس میں علم حدیث اور اقسامِ حدیث پر نہایت عالمانہ اور بصیرت افروز انداز میں تبصرہ کیا گیا ہے اور امام بخاریؒ (م ۲۵۶ھ) امام مسلمؒ (م ۲۶۱ھ) امام ابوداؤد سجستانی (م ۲۷۵ھ) امام ترمذیؒ (م ۲۷۹ھ) امام نسائیؒ (م ۳۰۳ھ) امام ابن ماجہ (م ۲۷۳ھ) امام مالکؒ (م ۱۷۹ھ) امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ)، امام احمد بن حنبلؒ (م ۲۴۱ھ) امام دارمیؒ (م ۲۵۵ھ) امام دارقطنیؒ (م ۳۸۵ھ) امام بیہقیؒ (م ۴۱۸ھ) امام رزینؒ (م ھ) امام نووی (م ۶۷۶ھ) اور امام ابن جوزیؒ (۵۹۸ھ) کے مختصر احالات لکھے ہیں [۲]

اس مقدمہ کے علاوہ پہلی جلد میں مشکوٰۃ کی مندرجہ ذیل پانچ کتابوں کا ترجمہ ہے:

۱۔ کتاب الایمان ۲۔ کتاب العلم ۳۔ کتاب الطہارۃ ۴۔ کتاب الصلوٰۃ ۵۔ کتاب الجنائز۔

جلد دوم میں چھ کتابیں ہیں۔

---

[۱] اشعۃ اللمعات ص ۲ مطبع نولکشور لکھنؤ [۲] سیرۃ ائمہ اربعہ ص ۴

[۳] یہ مقدمہ علیحدہ بھی ۱۳۰۵ھ میں مطبع اعظم جون پور سے شائع ہوا۔

۱۔ کتاب الزکوٰۃ ۲۔ کتاب الصوم ۳۔ کتاب فضائل القرآن ۴۔ کتاب الدعوات ۵۔ کتاب اسماء اللہ تعالیٰ
۶۔ کتاب المناسک۔

جلد سوم میں ۹ کتابیں ہیں:

۱۔ کتاب البیوع ۲۔ کتاب العتق ۳۔ کتاب الحدود ۴۔ کتاب الامارۃ والقضاۃ ۵۔ کتاب الجہاد
۶۔ کتاب الصید والذبائح ۷۔ کتاب الاطعمہ ۸۔ کتاب اللباس ۹۔ کتاب الطب والرقی۔

جلد چہارم میں دو کتابیں ہیں:

۱۔ کتاب الآداب ۲۔ کتاب الفتن۔

چاروں جلدیں ۲۶۵۵ صفحات پر مشتمل ہیں اور اس میں حضرت شیخ نے مشکوٰۃ کی شرح کا حق پوری طرح ادا کیا ہے۔

اشعۃ اللمعات کے قلمی نسخے جبیب گنج علی گڑھ، اسلامیہ کالج پشاور، ایشاٹک سوسائٹی کلکتہ، بانکی پور اور مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں موجود ہیں۔ ان سب نسخوں میں سب سے قدیم نسخہ جبیب گنج علی گڑھ مولانا حبیب الرحمٰن خان شروانی (م ۱۳۷۰ھ) کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

لمعات التنقیح فی شرح مشکوٰۃ المصابیح:

یہ مشکوٰۃ کی عربی زبان میں شرح ہے۔

پروفیسر خلیق احمد نظامی لکھتے ہیں:

"شیخ محدث جب اشعۃ اللمعات کی تصنیف میں مصروف تھے تو بعض مضامین ایسے پیش آئے جن کی تشریح کو فارسی میں مناسب نہ سمجھا۔ فارسی عوام کی زبان تھی۔ بعض مباحث میں عوام کو شریک کرنا مصلحت کے خلاف تھا۔ لہٰذا جو باتیں فارسی میں قلم انداز کر دی تھیں وہ عربی میں بیان کر دیں۔" [۱]

حضرت شیخ نے ۱۰۲۵ھ میں لمعات التنقیح مکمل کی تھی۔ اشعۃ اللمعات کی طرح اس کا بھی عربی میں ایک مقدمہ تحریر کیا ہے۔ لمعات التنقیح تو ابھی تک غیر مطبوعہ ہے مگر اس کا مقدمہ علیحدہ طبع ہو چکا ہے۔

[۱] حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی ص ۱۶۸

جامع البرکات منتخب شرح المشکوٰۃ:

یہ فارسی زبان میں شرح مشکوٰۃ کا خلاصہ ہے اور اس کے متعلق حضرت شیخ خود فرماتے ہیں:

"مجموعہ آمدہ است شامل فوائد کثیرہ وعوائد عزیزہ در ہر باب یک دو متن ذکر کردہ وباقی احادیث بر مضامین آں اختصار کردہ واختصار نمودہ شدہ است"۔ [1]

ماثبت بالسنۃ فی ایام السنۃ:

یہ رسالہ عربی میں ہے اور اس میں ماہ محرم سے ذی الحجہ تک کے ان تمام مناسک کا تفصیلی ذکر ہے جو حدیث سے ثابت ہیں۔ عاشورہ محرم کے بارے میں جو صحیح احادیث ہیں ان کو نقل کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان تمام بدعات کا رد کیا گیا ہے جو محرم میں ہوتی ہیں اور ان تمام احادیث پر تنقید وتبصرہ کیا گیا ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت سے متعلق ہیں۔

شعبان، رمضان، شوال اور ذوالحجہ میں روزہ، تراویح، عید الفطر، حج وغیرہ کے متعلق سب احادیث کو جمع کر دیا گیا ہے اور ماہ ربیع الاول کے مذہبی مناسک میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک مختصر نوٹ درج کیا گیا ہے۔

یہ کتاب ۱۲۵۳ھ میں کلکتہ سے، ۱۳۰۷ھ میں لاہور سے اور ۱۳۰۹ھ میں دہلی سے شائع ہوئی۔

الاکمال فی اسماء الرجال او اسماء الرجال والرواۃ المذکورین فی کتاب المشکوٰۃ:

حضرت شیخ کی یہ کتاب عربی میں ہے۔ اس کتاب میں مشکوٰۃ کے سب راویان حدیث کے نام یکجا کر دیے گئے ہیں۔ شروع میں خلفائے راشدین کا ایک طویل تذکرہ ہے اس کے بعد اہل بیت کا ذکر ہے۔

پھر راویان حدیث کے حالات بحروف تہجی ترتیب دیے گئے ہیں۔ یہ کتاب ابھی تک غیر مطبوعہ ہے اور اس کا قلمی نسخہ بانکی پور کے کتب خانہ میں موجود ہے۔

---

[1] فہرس التوالیف بحوالہ حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی ص ۱۷۰

شرح سفر السّعادۃ :

سفر السعادۃ مولانا مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس کی تصنیف ہے۔ اس میں آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وہ احادیث، جو عبادات احوال و معاش سے متعلق ہیں جمع کی گئی ہیں۔

شرح سفر السعادت ۳ حصّوں پر منقسم ہے۔

پہلے حصّہ میں مولانا فیروز آبادی کی بیان کردہ احادیث پر محدثانہ انداز میں بحث کی گئی ہے اور ہر ایک حدیث کے اسناد و رجال کو معلوم کیا گیا ہے۔

دوسرے حصّہ میں مجتہدین پر بحث ہے اور یہ کتاب کا خاص حصّہ ہے۔

تیسرے حصّہ میں شرعی احکام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

جس وقت شیخ نے یہ شرح لکھنی شروع کی تھی۔ یہ خیال تھا کہ شاید زندگی وفا نہ کرے اور اور میں یہ شرح مکمل نہ کر سکوں اس لیے اپنے فرزند شیخ نور الحق کو وصیت کی۔

"وصیت می کنم فرزند عزیز نور دیدہ دانش و بینش نور الحق را کہ وجود ثانی و مقصود اوئی من است ایں مہم را صورت ریزی" [۱]

شرح سفر السعادۃ ۱۲۵۲ھ / ۱۸۳۶ء میں کلکتہ سے اور ۱۸۷۵ء، ۱۸۸۵ء اور ۱۹۰۳ء میں لکھنؤ سے شائع ہوئی [۲]

وفات :

۲۱ ربیع الاول ۱۰۵۲ھ کو آپ نے ۹۴ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

انّا للہ و انّا الیہ راجعون !

(جاری ہے)

---

[۱] شرح سفر السعادۃ ص ۳ [۲] حیات شیخ عبد الحق محدث دہلوی ص ۱۷۴۔

قارئین توجہ فرمائیں جن حضرات کا سالانہ زرِ تعاون ختم ہو چکا ہے ان کو اطلاعی خطوط روانہ کر دیے گئے ہیں، اب وہ براہ کرم اپنا زرِ سالانہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں، ایک ماہ انتظار کے بعد آئندہ شمارہ ان کے نام بذریعہ وی پی روانہ کر دیا جائے گا ——— آئندہ خریداری جاری نہ رکھنے کی صورت میں دفتر کو فی الفور مطلع فرمائیں۔ شکریہ! ——— (مینجر)